[This question paper contains 3 printed pages]

Your Roll No. : ....

Sl. No. of Q. Paper : **2787** **I**

Unique Paper Code : 2141001001

Name of the Paper : Urdu-A

Name of the Course : **AEC-Urdu**

Semester : I

Time : 2 Hours ***Maximum Marks : 60***

Instructions for Candidates :

Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.

نوٹ: صرف چار سوالوں کے جواب لکھئے۔ پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے۔ نمبر مساوی ہیں۔

ا۔ درج ذیل میں سے کسی ایک اقتباس کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے:

(الف)

شب وروز آگ برستی ہے یا خاک۔ نہ دن کو سورج نظر آتا ہے، نہ رات کو تارے۔ زمین سے اٹھتے ہیں شعلے، آسمان سے گرتے ہیں شرارے۔ چاہا تھا کہ کچھ گرمی کا حال لکھوں۔ عقل نے کہا دیکھ نادان، قلم انگیزی دیا سلائی کی طرح جل اٹھے گی اور کاغذ کو جلا دے گی۔ بھائی ہوا کی گرمی تو بڑی بلا ہے۔ گاہ گاہ جو ہوا بند ہو جاتی ہے وہ اور بھی جاں گزا ہے۔ خیر اب فصل

سے قطع نظر ایک کودکِ غریب الوطن کے اختلاط کی گرمی کا ذکر کرتا ہوں کہ وہ جاں سوز نہیں، بلکہ دل افروز ہے۔ پرسوں فرخ مرزا آیا۔ اس کا باپ بھی اس کے ساتھ تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیوں صاحب، میں تمھارا کون ہوں اور تم میرے کون ہو؟ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ حضرت آپ میرے دادا ہیں اور میں آپ کا پوتا ہوں۔ پھر میں نے پوچھا کہ تمھاری تنخواہ آئی؟ کہا جناب عالی آکا جان کی تنخواہ آگئی ہے میری نہیں آئی میں نے کہا۔ تو لوہارو جائیے تو تنخواہ پائیے۔ کہا حضرت میں آکا جان سے روز کہتا ہوں لوہارو چلو اپنی حکومت چھوڑ کر دلّی کی رعیت میں کیوں مل گئے۔

(ب)

میں کلام میں تکرار کا عادی نہیں ہوں۔ لیکن مجھے تمھاری تغافل کیشی کے پیش نظر بار بار یہ کہنا پڑتا ہے کہ تیسری طاقت اپنی گھمنڈ کا پشتارہ اٹھا کر رخصت ہو چکی ہے۔ جو ہونا تھا وہ ہو کر رہا۔ سیاسی ذہنیت اپنا پچھلا سانچہ توڑ کر چکی اور اب نیا سانچہ ڈھل رہا ہے۔ اگر اب بھی تمھارے دلوں کا معاملہ بدلا نہیں اور دماغوں کی چبھن ختم نہیں ہوتی تو پھر حالت دوسری ہے۔ لیکن اگر واقعی تمھارے اندر سچی تبدیلی کی خواہش پیدا ہو گئی ہے تو پھر اس طرح بدلو، جس طرح تاریخ نے اپنے تیئں بدل لیا ہے۔ آج بھی کہ ہم ایک دورِ انقلاب کو پورا کر چکے ہیں۔ ہمارے ملک کی تاریخ میں کچھ صفحے خالی ہیں اور ہم ان صفحوں میں زیب عنوان بن سکتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہم اس کے لیے تیار بھی ہوں۔ عزیزو! تبدیلیوں کے ساتھ چلو یہ نہ کہو کہ ہم اس تغیر کے لیے تیار نہ تھے، بلکہ اب تیار ہو جاؤ، ستارے ٹوٹ گئے، لیکن سورج تو چمک رہا ہے، اس سے کرنیں مانگ لو اور ان اندھیری راہوں میں بچھا دو، جہاں اجالے کی سخت ضرورت ہے۔

۲۔ درج ذیل میں سے کسی ایک حصے کی تشریح مع حوالہ کیجیے:

(الف)

اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا — رنج راحت فزا نہیں ہوتا
ذکر اغیار سے ہوا معلوم — حرف ناصح برا نہیں ہوتا
تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے — ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا
تم مرے پاس ہوتے ہو گویا — جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا
چارۂ دل سوائے صبر نہیں — سو تمھارے سوا نہیں ہوتا

(ب)

حکومت نے آزادیاں تم کو دی ہیں
ترقی کی راہیں سراسر کھلی ہیں
صدائیں یہ ہر سمت سے آ رہی ہیں
کہ راجا سے پرجا تلک سب سکھی ہیں
تسلط ہے ملکوں میں امن و اماں کا
نہیں بند رستہ کسی کارواں کا
کھلی ہے سفر اور تجارت کی راہیں
نہیں بند صنعت کی حرفت کی راہیں
جو روشن ہیں تحصیل حکمت کی راہیں
تو ہموار ہیں کسب دولت کی راہیں
نہ گھر میں غنیم اور دشمن کا کھٹکا
نہ رستوں میں قزاق و رہزن کا کھٹکا

۳۔ پریم چند کی افسانہ نگاری کے امتیازات پر روشنی ڈالیے۔

۴۔ غالب کے خطوط کی اہمیت پر اظہار خیال کیجیے۔

۵۔ نظیر اکبر آبادی کی نظم نگاری پر ایک مضمون لکھیے۔

۶۔ میر کی غزل گوئی کی خصوصیات پر روشنی ڈالیے۔

۷۔ درج ذیل میں سے کسی تین کی تعریف مثالوں کے ساتھ کیجیے:

تشبیہ، استعارہ، صنعت تضاد، صنعت تجنیس، مراعات النظیر، صنعت تلمیح، صنعت لف ونشر

***